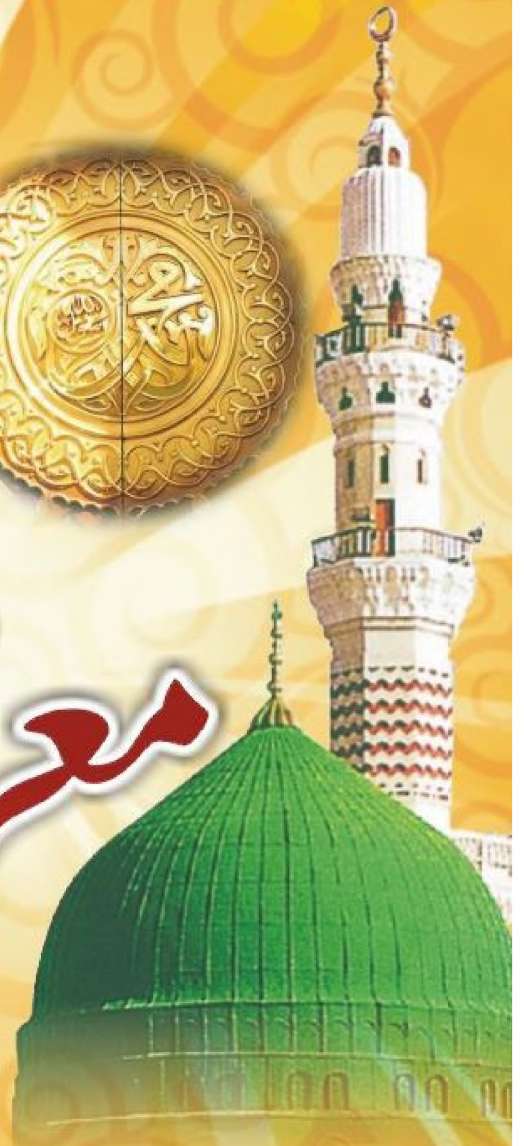
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانَ الَّذِي أَسرىٰ بِعَبدِهٖ لَيلًا مِّنَ
الْمَسجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسجِدِ الْأَقصَى



معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



تصنیف:
فقیہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:
تحریک تبلیغ الاسلام (رجسٹرڈ)
سیکنڈ فلور، پی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔ فون: 041-2602292
www.tablighulislam.com

الحمد للّٰہ الذی تنزح عن العیوب و النقائص والعجز و الکسل والصلوۃ والسلام علی من اسری بہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم عرج بہ الی السموات العلیٰ ثم دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی اللہ الیہ ما اوحی و علی آلہ و اصحابہ الذین ھم نجوم الھدی.

اما بعد! اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے بیت المقدس پھر وہاں سے پہلا آسمان پھر، دوسرا آسمان، پھر تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں پھر عرش و کرسی کی سیر کرائی اور اپنی خاص خاص نشانیاں دکھائیں۔

اور یہ معراج پاک جسمانی معراج تھا، یعنی سید دو عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جسم پاک سمیت لے جایا گیا اور یہ

ایسی مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس میں شک نہیں ہے

لیکن یہود و نصاریٰ اور مرزائی قادیانی وغیرہ عقلی اعتراضات بنا کر جسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک خواب تھا لہذا سید دو عالم، نور مجسم، رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمانی معراج پاک کے ثبوت کے لئے عقلی دلائل نیز قرآن پاک اور سچے واقعات سے ثبوت پیش کیا جاتا ہے

عقلی دلیل

اگر نبی اکرم، رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ایک خواب تھا تو انکار کیوں کیا جاتا ہے؟ اور کیوں انکار کیا گیا؟ کیوں کہ خواب کا تو کوئی عقل مند منکر نہیں ہوسکتا۔ مثلا ایک شخص کہتا ہے کہ میں خواب میں پشاور یا کراچی گیا تھا یا میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تھا یا کہے میں خواب میں آسمانوں پر گیا تھا تو کیا کوئی انکار کرے گا؟ ہرگز نہیں۔

لہذا اگر معراج پاک خواب ہوتا تو قریش مکہ اور دوسرے منکرین ہرگز ہرگز انکار نہ کرتے ثابت ہوا کہ منکرین کا انکار ہی جسمانی معراج کی دلیل ہے۔ لہذا بلا ریب کہا جائے گا کہ یہ معراج پاک جسمانی تھا۔

والحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ سید العالمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین .

قرآن پاک

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس انداز سے بیان فرمایا ہے کہ منکرین کے انکار کی دھجیاں بکھر کر رہ گئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ ہے **سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر** (قرآن مجید، سورہ اسراء)

یعنی وہ اللہ تعالیٰ جو کہ ہر عیب سے پاک، عاجزی سے پاک، ماندگی سے پاک ہے اس نے اپنے خاص الخاص بندے کو رات کے کچھ حصہ میں سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں پھر ہم نے اپنے حبیب کو سیر کرائی تاکہ اسے اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ''سبحان'' سے سارے اعتراضات کا راستہ بند کردیا کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر و قیوم ہے وہ جو چاہے کرے کوئی روک نہیں سکتا۔ کوئی چیز آڑے نہیں آسکتی وہ چاہے تو سوئی کے ناکے سے سارا جہان گزار دے اس کی شان ہے اذا اراد شیأً ان یقول له کن فیکون. اس کی شان ہے ان اللہ علی کل شیئ قدیر اس کی شان بے نیازی ہے فعّال لما یرید. آخر انکار کرنے والوں کا انکار کس بنا پر ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کے لئے اس بات کی قدرت نہیں کہ وہ اپنے حبیب کو ان کے جسم پاک سمیت آسمانوں کے اوپر لے جائے پھر اسری بعبدہ نے واضح کر دیا کہ یہ معراج جسمانی تھا کیونکہ عبد کا اطلاق صرف روح پر نہیں ہوتا بلکہ روح مع الجسد پر ہوتا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ قادر و قیوم نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے جسم اطہر کے ساتھ معراج کرایا۔ نیز واقعات کے ضمن میں یہ مسئلہ یعنی جسمانی معراج پاک واضح طور پر ثابت ہو جائے گا۔

﴿واقعہ نمبرا﴾

حضرت مولانا ابوالفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''سیاح لامکاں'' میں ایک واقعہ لکھا ہے اس کا مفہوم تحریر کیا جا رہا ہے پڑھیں اور اپنا ایمان مضبوط کریں توفیق دینے والا اللہ جل جلالہ ہی ہے

فرمایا، کوٹلی لوہاراں میں ایک سید صاحب مست مجذوب قیام فرماتے تھے جن کا اسم شریف سید فضل شاہ تھا (المعروف سائیں پَھلّا) ایک دن وہ پھرتے پھراتے سیالکوٹ شہر میں تشریف لائے تو وہاں دیکھا کہ چوک میں ایک مناظرہ ہو رہا ہے ایک طرف عیسائیوں کا پادری اور دوسری طرف مسلمانوں کے مولوی صاحب تھے ہنگامہ آرائی کا بازار گرم تھا پادری اعتراض کرر ہا تھا کہ آسمانوں میں خرق و التیام ناممکن ہے ایک کثیف جسم اوپر نہیں جا سکتا تو تم کیسے کہتے ہو کہ ہمارے نبی اپنے جسم کے ساتھ اوپر چلے گئے؟ یہ نہیں مانا جا سکتا حضرت فضل شاہ صاحب آگے بڑھے اور لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ تماشہ ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ایک علمی مناظرہ ہو رہا ہے حضرت شاہ صاحب نے پوچھا کس مسئلے پر مناظرہ ہے لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہے اور یہ علمی باتیں ہیں تجھے اس سے کیا غرض؟

حضرت شاہ صاحب (سائیں پَھلاّ) نے فرمایا مجھے بتا دو گے تو کیا حرج ہے آخر آپ لوگ بھی تو سن رہے ہیں لوگوں نے بتایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج پر مناظرہ ہورہا ہے۔ پادری کہتا ہے کہ مسلمانوں تم کہتے ہو کہ ہمارے نبی جسم پاک سمیت آسمانوں سے اوپر چلے گئے یہ بات نہیں مانی جا سکتی اس قسم کی باتیں سن کر حضرت شاہ صاحب (سائیں پَھلاّ) رحمۃ اللہ علیہ کو جوش آگیا اور فرمایا اے پادری تو کہتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم آسمانوں پر نہیں جا سکتا کیوں کہ جسم کثیف ہے تو یہ بتا یہ دیوار کس چیز سے بنی ہوئی ہے؟ اس نے کہا یہ پتھر کی دیوار ہے حضرت شاہ صاحب نے پوچھا کہ پادری تو یہ بتا کہ ایک انسانی جسم اس دیوار سے پار جا سکتا ہے؟ پادری نے کہا نہیں جا سکتا کیوں کہ یہ دیوار بھی کثیف ہے اور انسانی جسم بھی کثیف ہے شاہ صاحب نے کہا، اگر میں اس دیوار سے پار چلا جاؤں تو ہو سکتا ہے؟

اس نے کہا نہیں ہو سکتا، فرمایا اگر میں پار چلا جاؤں تو تُو مان لے گا ؟ اس نے کہا ہاں مان لوں گا تو حضرت شاہ صاحب کو جوش آ گیا اور ہزاروں کے مجمع کے سامنے دیوار سے اس پار کبھی اس پار تشریف لائے۔ سارا مجمع عش عش کر اٹھا تو فرمایا ارے پادری ! میں تو ان کے غلاموں کا غلام ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں۔ جب میرے جسم کو دیوار نہیں روک سکتی تو ان کے نورانی جسم پاک کے سامنے کون سا محال ہے۔

(سیاح لامکاں، صفحہ نمبر ۱۵۶)

تشکّر

اس واقعہ کی تصدیق کے لئے ہم اگر لاکھوں روپے خرچ کر دیں کہ مناظرہ کے سامعین میں سے کوئی مل جائے جس سے تصدیق کر سکیں کہ واقعی مناظرہ ہوا تھا تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے کیوں کہ معلوم نہیں اس واقعہ (مناظرہ) کو ساٹھ سال ہو گئے ہیں

یا ستر سال بیت گئے ہیں۔ پھر ان سامعین میں کوئی زندہ ہے بھی یانہیں لیکن وہ بے نیاز ذات وہ قادر وقیوم اگر کوئی سبب بنانا چاہے تو گھر میں ہی گواہی مل سکتی ہے۔

وہ یوں کہ ایک دن عزیزم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب خورشید میڈیکل ہال گلبرگ اے فیصل آباد مجھے اپنے گھر لے گئے وہاں احباب بیٹھے تھے ان احباب میں ڈاکٹر خورشید صاحب کے والد ماجد چوہدری خدا بخش مرحوم جو کہ ریٹائرڈ گرداور تھے وہ بھی موجود تھے بات چل نکلی کرامات اولیاء کی تو چوہدری خدا بخش بولے مفتی صاحب میں جب اپنے ضلع ہوشیار پور سے پٹوار کی ٹرینگ کے لئے سیالکوٹ آیا (یہ تقسیم ہند سے پہلے کی بات ہے) تو میری موجودگی میں سیالکوٹ کے چوک میں ایک مناظرہ ہوا ایک طرف پادری تھا دوسری طرف مولوی صاحب تھے وہاں ایک شاہ صاحب آ گئے انہوں نے پادری سے مناظرہ شروع کر دیا پھر

وہ شاہ صاحب جوش میں آگئے اور کپڑوں جوتوں سمیت کبھی دیوار سے اس طرف کبھی اس طرف آجا رہے تھے سات بار شاہ صاحب نے ایسا کیا یہ دیکھ کر سارا مجمع عش عش کر اٹھا اور مسلمان جیت گئے۔

(بزبان چوہدری الحاج خدا بخش مرحوم ریٹائرڈ گرداور گلبرگ اے فیصل آباد)

یہ واقعہ چوہدری صاحب مرحوم کی زبانی سن کر مجھے اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا

والحمد للہ رب العالمین

(ابوسعید غفرلہ)

حضرت مولانا قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جو لکھا ہے کہ سید فضل شاہ صاحب پھرتے پھراتے سیالکوٹ آئے یہ ایک ظاہری بات ہے میں کہتا ہوں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام حضرت فضل شاہ صاحب کو حکم دیا ہو کہ تم سیالکوٹ جاؤ تا کہ

اسلام کا بول بالا رہے اور اسلام کے ایک بنیادی عقیدہ کی صداقت ثابت ہو جائے جیسا کہ امام الاولیاء سیدی سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے جس کو حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ابدالیہ'' میں تحریر کیا ہے

فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ہندوستان کی ہندی حکومت نے ایک مذہبی دانشور تیار کیا جو کہ غزنی جا کر مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کرے اور پھر وہاں ہندوازم پھیلے وہ ہندو دانشور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غزنی پہنچا اور اس نے سلطان محمود سے کہا مجھے ہندوستان کی ہندی حکومت نے بھیجا ہے تا کہ اہل اسلام کے ساتھ میری بحث (گفتگو) ہو پھر ہندوازم اور اسلام میں سے جو غالب آ جائے اسے قبول کر لیا جائے سلطان محمود نے علماء مشائخ کو ایک مقررہ تاریخ پر بلایا کہ اس ہندو جوگی کے ساتھ

مقابلہ کریں ادھر اللہ تعالی نے شیخ ابوالحسن سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کو الہام کے ذریعہ حکم دیا کہ تم جاؤ ابوالحسن سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ وہاں پہنچ کر کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے اس دانشور نے سوال کیا کہ اے علماء مشائخ میں روحانی طور پر پرواز کرتا ہوں اور تم بتاؤ میں کہاں تک جاتا ہوں لیکن علماء مشائخ میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی پھر حضرت شیخ ابوالحسن علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے دانشور میں بتاؤں تو نے کہاں تک سیر کی اس نے کہا بتائیں تو حضرت شیخ علی ہجویری نے فرمایا تو نے سراندیپ تک سیر کی ہندو دانشور نے کہا کوئی نشانی بتاؤ تو حضور شیخ علی ہجویری نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ جب تو سراندیپ پہنچا تو باہر ایک کھیت میں کچھ لوگ سبز مرچیں چن رہے تھے اس نے کہا بالکل آپ نے درست کہا ہے فرمایا اور نشانی بتاؤں؟ دانشور بولا بتایئے تو فرمایا: اس کھیت کے قریب ہاتھی کھڑے تھے اس نے کہا آپ نے بالکل سچ کہہ دیا

ہے اس پر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے اور تجھے تو سچائی معلوم ہو گئی لیکن کوئی ایسی نشانی بھی ہونی چاہیے تاکہ بادشاہ کو اور دیگر امراء واکابر کو بھی اس کی صداقت معلوم ہو جائے وہ ہندو دانشور تو کچھ نہ کر سکا آپ نے اپنی آستین میں ہاتھ ڈالا اور سراندیپ کی سبز مرچیں نکال کر کہا لو میں یہ سراندیپ سے لایا ہوں وہ ہندو دانشور حیران رہ گیا پھر امام الاولیاء سید علی ہجویری نے فرمایا: اے دانشور تو نے عالم سفلی (زمین) کی سیر کی تو میں تیرے ساتھ رہا آؤ اب عالم علوی (آسمانوں) کی سیر کریں وہ دانشور بولا مجھے اوپر جانے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا میں تجھے اوپر لے چلتا ہوں اس نے کہا وہ کیسے تو آپ نے فرمایا کلمہ طیبہ پڑھ اس نے کلمہ پڑھا تو آپ نے اسے آسمانوں کی بھی سیر کرادی پھر وہ دانشور جب مسلمان ہو کر ہندوستان پہنچا تو وہاں بہت سارے لوگ مسلمان ہو گئے جس سے ہندوستان میں اسلام

کو کامیابیاں عطا ہوئیں (ابدالیہ مترجم ص ۲۰)

الحاصل جیسے اللہ تعالی نے سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کے ذریعے حکم دیا کہ سلطان محمود کے ہاں پہنچو تا کہ اسلام کی حقانیت میں فرق نہ آئے یوں ہی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت فضل شاہ المعروف سائیں پھلا کو بھی الہام کے ذریعہ حکم دیا ہو کہ سیالکوٹ پہنچو تا کہ اسلام کے ایک بنیادی عقیدہ کی سچائی اور عظمت برقرار رہ سکے (واللہ تعالی اعلم)

واقعہ نمبر۲

سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان الحاج ابوالفضل مولانا سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ نے واقعہ بیان کیا کہ ایک آدمی جو کہ کسی کامل ولی کا مرید تھا ایک دن وہ دوستوں میں بیٹھا تھا وہاں بات چل نکلی جسمانی معراج کی اہل مجلس میں سے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کسی نے یوں کہہ دیا کہ انسان ایک پاؤں اٹھائے تو دوسرا پاؤں

نہیں اٹھا سکتا تو اللہ کے نبی اوپر کیسے چلے گئے پھر سائنسدان کہتے ہیں کہ آسمان زمین کے درمیان کرہ نار ہے جو کہ آگ سے زیادہ گرم ہے پھر کرہ زمہریر ہے جو کہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے زندہ انسان پار جا سکتا ہی نہیں تو اللہ کا نبی کیسے اوپر چلا گیا ایسی باتیں سن کر اس مرید کے دل میں بھی غلط قسم کے وسوسے پیدا ہو گئے گھر آیا تو رات کو سوچتا رہا کہ ہمارا عقیدہ اپنی جگہ لیکن یہ باتیں بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتیں پھر خیال آیا کہ صبح اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ مسئلہ عرض کروں گا صبح کی نماز پڑھی موسم سخت سرد تھا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اپنے پیرومرشد کے در دولت کی طرف چل پڑا جب پیر صاحب کے در اقدس پر پہنچا تو دیکھا کھڑکیاں دروازے بند ہیں اور حضرت پیرومرشد اوپر بالائی منزل پر جلوہ گر ہیں

دستک دی اوپر سے آواز آئی کون ہے؟ حضور کا فلاں غلام

یہ سن کر حضرت نے فرمایا اوپر آ جا۔ کیا دیکھتا ہے وہ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہے نہ کوئی دروازہ کھلا، نہ کھڑکی نہ کسی نے اٹھایا اور دیکھا کہ انگیٹھی جل رہی ہے اور پیر و مرشد اپنے پاؤں مبارک ہی انگیٹھی میں رکھے ہوئے ہیں اور حضرت آگ سینک رہے ہیں یہ منظر دیکھ کر وہ حیران کھڑا دیکھ رہا تھا تو پیر و مرشد نے خود فرمایا اب تو کوئی شک نہیں رہا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا معراج پاک جسمانی تھا جب میں نے تجھے کہا اوپر آ جا تو تُو اوپر پہنچ گیا نہ دروازہ کھولا نہ کھڑکی تو جس کو اللہ تعالیٰ قادر و قیوم فرمائے اوپر آ جاوہ کیسے اوپر نہ جا سکے پھر انگیٹھی کے منظر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھ، کہاں گئے تیرے استحالے کرہ نار اور کرہ زمہریر والے؟ یہ سن کر عرض کیا حضور میں مان گیا فرمایا خبردار آئندہ غیروں کی مجلس میں جائے ورنہ ایمان چھن جائے گا۔

واقعہ نمبر ۳

ایک کتاب ''معراج نامہ'' میں یہ واقعہ پڑھنے میں آیا ایک یہودی واقعہ معراج رسول ﷺ سن کر بڑی خرافات بولتا تھا دیکھو جی مسلمانوں کا نبی کہتا ہے میں معراج کرنے گیا وہاں اتنا عرصہ گذارا لیکن جب میں واپس آیا تو بستر بھی گرم تھا کنڈی بھی ہل رہی تھی پانی بھی چل رہا تھا بھلا ایسی باتیں مانی جاسکتی ہیں؟ کوئی عقلمند ان باتوں کو مان سکتا ہے؟

ایک دن وہ یہودی بازار سے مچھلی لایا اور بیوی سے کہا اسے بناؤ پکاؤ اور کھائیں بیوی چرخہ کات رہی تھی اس نے کہا گھر میں پانی نہیں ہے تو یہ مٹکا لے جا اور دریا سے پانی لے آ میں یہ چرخے کی تار پوری کر کے مچھلی بناتی ہوں اور پکا کر کھائیں گے۔

وہ یہودی دریا پر گیا مٹکا بھر کر دریا کے کنارے رکھا خیال آیا کہ گرمی کا موسم ہے دریا میں غسل کرلوں اس نے کپڑے اتارے

اور دریا میں غوطہ لگایا جب سر نکالا تو دیکھا کہ وہاں نہ کپڑے ہیں نہ مٹکا ہے نہ وہ جگہ ہے اور پھر دیکھا کہ وہ عورت بنی ہوئی ہے حیران و پریشان ہو کر بیٹھ گیا، وہاں کوئی مرد گھوڑے پر سوار گزرا اس نے پوچھا بہن کیا بات ہے بتایا کہ کپڑے نہیں ہیں اس مرد نے چادر پھینکی اس عورت نے چادر لپیٹی اور مرد نے گھوڑے پر پیچھے بٹھا لیا اور اپنے گھر لے گیا پھر مرد نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی بچے بھی پیدا ہوئے عرصہ بارہ سال کا گزر گیا ایک دن اس عورت کی سہیلیوں نے کہا چلو چل کر دریا پر غسل کر آئیں یہ عورت بھی ان کے ساتھ چلی اور دریا پر جا کر جب غوطہ لگایا اور سر باہر نکالا تو دیکھا وہی پہلی جگہ ہے اور وہی مٹکا اور کپڑے رکھے ہیں اور یہ پھر مرد بنا ہوا ہے اس نے مٹکا اٹھایا اور گھر کی طرف چل پڑا اور جب گھر پہنچا تو دیکھا وہی چرخہ ہے بیوی کے ہاتھ میں وہی سوت کی تار ہے جب بیوی نے دیکھا تو بولی کتنا مچھلی کھانے کا شوق ہے میں نہیں

مانتی کے تو دریا پر گیا ہو یہ سن کر اس یہودی کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ بولا بات کچھ اور ہے بات یہ ہے کہ میں مسلمانوں کے نبی کے جسمانی معراج کا انکار کرتا تھا کہ ادھر اتنے سال گزر گئے ادھر کنڈی بھی ہل رہی تھی بستر بھی گرم تھا یہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھا دیا ہے کہ میں قادر و قیوم جو چاہوں کر سکتا ہوں پھر اس نے بیوی سے کہا پہلے مدینہ منورہ جا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھیں پھر مچھلی کھائیں گے۔

یہ واقعہ جیسے میں نے پڑھا تھا اور جیسے مجھے یاد تھا اس کا مفہوم لکھ دیا ہے اگر کوئی اونچ نیچ ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کرے

تنبیہ

میں یہ مانتا ہوں کہ معراج نامہ کوئی معتبر کتاب نہیں لہذا کچھ حضرات کہیں گے دیکھو جی غیر معتبر کتابوں سے واقعات لکھ رہے ہیں اس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ اس فرمان ذیشان

کو کہاں لے جاؤ گے حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج
(صحیح مسلم، مشکوۃ صفحہ ۳۲)

یعنی اے میری امت تم اسرائیلیات یعنی یہودیوں کی باتیں بھی بیان کر سکتے ہو اس میں حرج نہیں۔

اسلام کا قانون ہے کہ جو چیز قرآن و حدیث کے ساتھ ٹکرائے اسے چھوڑ دو (پھینک دو) اور جو چیز ٹکرائے نہیں بلکہ وہ چیز قرآن وحدیث کی تائید کر رہی ہو اسے قبول کر لو اور مندرجہ بالا واقعہ قادر و قیوم کی قدرت کی تائید کر رہا ہے اور یہ کسی آیت یا حدیث کے مخالف نہیں ہے لہذا اس کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ تعالی الموفق و ھو تعالی اعلم

نیز اس واقعہ کی مؤیدات اور بھی ہیں

مثلاً حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان جو کہ ابریز شریف میں مذکور ہے کہ ایک ولی اللہ نے ایک خادم کی

ڈیوٹی لگائی کہ جمعہ کے دن مسجد میں جا کر پہلی صف میں ہمارا مصلیٰ بچھا دیا کروتا کہ ہم مسجد میں آئیں ہمیں پہلی صف میں جگہ مل جایا کرے وہ ڈیوٹی پوری کرتا رہا ایک روز اس نے مصلیٰ بچھایا تو خیال آیا ابھی وقت باقی ہے میں جا کر دریا میں جو کہ قریب ہی بہہ رہا تھا جا کر غسل کر آؤں وہ گیا، کپڑے اتارے دریا میں غوطہ لگایا اور باہر سر نکالا تو دیکھا وہ جگہ نہیں ہے بلکہ اور جگہ ہے وہ نکلا اور قریب ایک شہر میں وارد ہوا کچھ عرصہ وہاں رہا، وہاں اس نے شادی کی، بچے بھی پیدا ہوئے کچھ سالوں کے بعد پھر دریا پر گیا اور غسل کی نیت سے غوطہ لگایا تو دیکھا وہی پہلی جگہ ہے اور وہی کپڑے رکھے ہیں کپڑے پہنے اور ڈرتا ڈرتا مسجد کی طرف آیا تو دیکھا ابھی حضرت تشریف نہیں لائے۔ ان کے در دولت پر گیا ماجرہ عرض کیا حضرت نے فرمایا جا پہلے جا کر مصر سے اپنے بچے لیکر آ پھر آ کر بات کرنا، وہ مصر میں پہنچا اور گھر گیا بیوی بچوں سے

ملاقات ہوئی پھران کو لے کراپنے شہر پہنچا

(الابریز، صفحہ ۴۵۸)

الحمدللہ رب العالمین ان مندرجہ بالا واقعات نے ثابت کر دیا جو قادر وقیوم سب کچھ کرسکتا ہے وہ اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج بھی کرا سکتا ہے

وھو علی ما یشاء قدیر

﴿نوٹ﴾

حضرت شیخ عبدالعزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی ہستی نہیں بلکہ یہ وہ ہیں کہ ان کی والدہ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی کہ ان کے ماموں جو کہ ایک نیک سیرت اور عشق ومحبت والے تھے ان کو خواب میں رحمت کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی سرکار نے فرمایا تیری ہمشیرہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جو کہ ولی کامل ہوگا ماموں نے خواب میں عرض

کیا یارسول اللہ اس کے والد کا نام کیا ہے؟ فرمایا اس کا نام مسعود دبّاغ ہے۔ بیدار ہوا اور حضرت مسعود دباغ کو تلاش کر کے ان کے ساتھ ہمشیرہ کا نکاح کر دیا تو اس ہمشیرہ نیک خاتون کے بطن سے حضرت شیخ عبد العزیز دباغ پیدا ہوئے۔ یہ حضرت شیخ ظاہری علم پڑھے ہوئے نہیں تھے مگر باطنی علم اللہ تعالیٰ نے اتنا عطا کیا ہوتھا کہ بڑے بڑے علماء ومحدثین علمی مشکلات حضرت شیخ عبد العزیز دبّاغ سے حل کراتے تھے۔ جس کو شوق ہے وہ ابریز شریف پڑھ کر دیکھے

اللهم افض علينا من فيوضاتهم و بركاتهم

الحاصل ہمارے آقا، آقائے دو جہاں، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے خالق و مالک قادر وقیوم اللہ جل جلالہ نے معراج کرایا اور اس میں شک نہیں کہ یہ معراج پاک جسمانی تھا۔

تفصیل کے لئے کتب عقائد مثلاً شرح عقائد وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید العالمین اطہر الطاہرین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

ابوسعید **محمد امین** غفرلہ ولوالدیہ

محمد پورہ، فیصل آباد